Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
November 22, 2024

Reforms of Caliph Umar ibn Abdul Aziz (RA) and the Contemporary Islamic Welfare State: An Analytical Study

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی اصلاحات اور عصرِ حاضر کی اسلامی فلاحی ریاست: ایک تجزیاتی مطالعہ

Sagheer Hussain
MPhil Scholar Minhaj University
E-mail:sagheergill72@gmail.com

Prof. Hajra Tariq
Professor Unique Group of Institutions
E-mail: hajraatariiq@gmail.com

Prof. Hira Anwar
Professor Unique Group of Institutions
E-mail: hiraanwer188@gmail.com

Abstract

This research paper presents a comprehensive analytical study of the administrative, social, economic, educational, religious, and judicial reforms introduced by Caliph Umar ibn Abdul Aziz (RA). His era is considered a model of justice, equity, and Islamic governance after the Khulafa-e-Rashideen. The study explores how his reformative approach aligns with the principles of a contemporary Islamic welfare state. By analyzing historical sources and comparing them with modern socio-political frameworks, the paper sheds light on the relevance, applicability, and lessons of his reforms for present-day Muslim societies striving to establish justice, transparency, and social welfare under Islamic principles.

Keywords: Umar ibn Abdul Aziz, Islamic welfare state, administrative reforms, economic justice, social reform, religious governance, judicial reforms, contemporary application, Islamic politics, Khilafah.

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research
Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
November 22, 2024

انتظامی، معاشرتی اور معاشی اصلاحات کا تجزیہ

انتظامی اصلاحات کا تجزیہ

حکومتی عہدیدار کی تقرری کا اصول

جس طرح ہر کام کے کچھ قاعدے قانون اوراصول وضوابط ہوتے ہیں بالکل اسی طرح کسی ریاست میں حکومتی عہدیدار کی تقرری کے بھی کچھ اصول وضوابط ہوتے ہیں مثلاً ایک اصول یہ ہے کہ کوئی حکومتی عہدیدار اپنے عہدے کی وجہ سے (رعایا میں سے) کسی سے کوئی چیز (بطور ہدیہ / تحفہ) وصول نہیں کر سکتا جس کا ثبوت حدیثِ نبوی ﷺ سے ملتا ہے کہ

قَالَ : اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ : هَذَا لَكُمْ ، وَهَذَا أُهْدِيَ لِي ، قَالَ : فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ ، فَيَنْظُرَ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا ،(۱)

قبیلہ ازد کے ایک صحابی کو جنہیں ابنِ اتبیہ کہتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنایا۔ پھر جب وہ واپس آئے تو کہا کہ یہ تم لوگوں کا ہے (یعنی بیت المال کا) اور یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنے والد یا اپنی والدہ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا۔ دیکھتا وہاں بھی انہیں ہدیہ ملتا ہے یا نہیں۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے بھی انہی رہنما اصول و ضوابط کی روشنی میں گورنرز مقرر کیے جس کی وجہ سے ان کی ریاست حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بن گئی۔ اگر آج کے دور میں غور کیا جائے تو نام لیوا اسلامی فلاحی ریاستیں اس اصول سے بہت دور ہیں جس کی وجہ سے منتخب حکومتی عہدیدار اپنے حکومتی وقت میں لوگوں سے بھاری اور مہنگے تحائف وصول کرتے ہیں جو کہ اس اصول کے بالکل خلاف ہے۔ حدیثِ نبوی ﷺ میں مذکور اصول پر سختی سے عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی حفاظت

غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کی حفاظت کا جو اصول حضور اکرم ﷺ نے دیا ہے اس کی مثال زمانے میں کہیں نہیں ملتی۔ عہدِ نبوی ﷺ میں اہلِ نجران کے ساتھ ہونے والا معاہدہ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ ﷺ نے یہ تحریری فرمان جاری کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

"اللہ اوراس کا رسول ﷺ اہلِ نجران اوران کے ساتھیوں کے لیے ان کے مذہبی ٹھکانوں، زمینوں، جانوروں وغیرہ کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ ان کے عبادت خانوں کو منہدم نہ کیا جائے۔"(۲)

اس طرح حضرت ابو بکر صدیق نے اپنے عہدِ خلافت میں یزید بن سفیان کو شام کی طرف روانہ کرتے وقت حکم دیا کہ

ولا تهدموا بيعة۔ولاتقتلوا شيخاً كبيراً،ولا صبيباً ولاصغيراً ولا امراة(۳)

"اور غیر مسلموں (عیسائیوں) کی عبادت گاہوں کو مت گرانا، اور قتل مت کرنا بوڑھوں کو، نہ ہی (چھوٹے) بچوں کو، نہ ہی عورتوں کو۔"

عہدِ بنوامیہ میں اس اصول کو بالکل نظر انداز کیا جاتا تھا لیکن جب امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیزؒ خلیفہ بنے تو انہوں نے اس اصول پر سختی سے عمل کیا، آپؒ نے اپنے حکومتی عہدیدار کو حکم دیا کہ

"کسی ایسے گرجا گھروں، یا یہودیوں کی خانقاہ یا آتش خانہ کو منہدم نہ کرنا جس کے قائم رکھنے کا عہد صلح نامہ میں وعدہ کیا گیا ہو"(٤)

اگر کسی بھی اسلامی ریاست کا جائزہ لیا جائے تو وہاں وقتاً فوقتاً کسی مذہبی مسئلہ کو بنیاد بنا کر غیر مسلموں پر ظلم کیا جاتا ہے اوران کی عبادت گاہوں کو نذرِ آتش کر دیا جاتا ہے۔

اگر اسلامی ریاست کو حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بنانا ہے تو حضور اکرم ﷺ کے بتائے گئے اصول پر حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی طرح سختی سے عمل کرنا ہو گا۔

غصب شدہ اموال کی واپسی

ایک اہم اصول یہ ہے کہ کسی کے مال پر ناحق قبضہ نہ کیا جائے کیونکہ اس سے اللہ اوراس کے رسول ﷺ نے سختی سے منع فرمایا ہے چنانچہ اللہ نے قرآن میں فرمایا کہ

اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ۭ وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا (٥)

:بے شک جولوگ یتیموں کا مال ناجائز طور پر کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں۔ اور دوزخ میں ڈالے جائیں گے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

اس میں صرف یتیم ہی نہیں بلکہ ہر قسم کے لوگ آجاتے ہیں۔

ایسے ہی اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ نِ السَّاعَدِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لَا یَحِلُّ لِاِمْرِءٍ أَنْ یَأْخُذَ مَالَ أَخِیْہِ بِغَیْرِ حَقِّہٖ۔ (٦)

ترجمہ: سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کا مال ناحق طریقے سے لے۔

خلفائے بنوامیہ نے غریبوں کی جائیدادوں پر ناجائز قبضہ کر رکھا تھا۔ لیکن جب حضرت عمر بن عبد العزیزؒ خلیفہ بنے تو انہوں نے سب سے پہلا یہی کام کیا کہ خلفائے بنوامیہ کی لوٹی ہوئی جائیدادیں ان کے حقیقی مالکوں کو واپس کیں۔

اگر غور کیا جائے آج کی کسی بھی اسلامی ریاست پر تو وہاں بھی یہ برائی پائی جاتی ہے کہ حکومتی عہدیداران غریبوں کی جائیدادوں پر ناجائز قبضہ کر لیتے ہیں۔ جبکہ ایک ریاست کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کے لیے یہ ایک بنیادی اصول ہے کہ وہاں کوئی حکومتی عہدیدار کسی غریب کی جائیداد پر ناجائز قبضہ نہ کرے۔ اگر کوئی عام شہری کسی دوسرے شہری کی جائیداد پر ناجائز قبضہ کرتا ہے تو حکومتی عہدیدار اس مقبوضہ جائیداد کو اس کے حقیقی مالک کے حوالے کرے۔

اپنا اور فیملی کا اضافی مال وزر حکومتی خزانے میں جمع کروانا

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّهْلُكَةِ ۛ وَاَحْسِنُوْا ۛ اِنَّ اللهَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (٧)

ترجمہ: اور خدا کی راہ میں (مال) خرچ کرو اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور نیکی کرو بے شک خدا نیکی کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بابرکت ذات نے مال اپنی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا ہے لیکن اس کے برعکس عہدِ بنوامیہ میں خلفائے بنوامیہ میں سے جب کوئی فرد کسی حکومتی عہدے پر فائز ہوتا تو وہ حکومتی خزانے پر بوجھ بننا شروع کر دیتا۔ جبکہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ خلیفہ بنے تو انہوں نے اپنی زوجہ کو سختی سے حکم دیا کہ اپنا سارا مال وزر بیت المال میں جمع کرواد و ورنہ میں تمہیں

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

طلاق دے کر رخصت کردوں گا۔اطاعت شعار بیوی نے آپؒ کے حکم کی تعمیل کی اوراپنا سارامال وزر بیت المال میں جمع کروادیا۔

اس کے برعکس اگر بات کی جائے آج کی کسی بھی اسلامی ریاست کی تو وہاں بھی حالات عہدِ بنوامیہ والے ہی ہیں۔جب بھی کوئی شخص کسی سرکاری (حکومتی) عہدے پر فائز ہوتا ہے تو اس کی سب سے پہلی نظر حکومتی (سرکاری) خزانے پر ہوتی ہے کہ وہ کس طرح سرکاری خزانے سے اپنا خزانہ بھرے اور مواقع دیکھ کر وہ ایسا کر گزرتا ہے۔جس کی وجہ سے ایک ریاست کے معاشی حالات آہستہ آہستہ خراب ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔اگر کسی بھی ریاست کو اسلامی فلاحی ریاست بنانا ہے تو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے اصول پر عمل کرتے ہوئے نا صرف سرکاری مال سے اپنا خزانہ بھرنے سے باز رہنا چاہیے بلکہ اپنا ذاتی مال بھی زیادہ سے زیادہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے۔

جیل خانوں کی اصلاح

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں کسی بے گناہ کے قتل کو گناہِ عظیم شمار کیا ہے،ارشادِ باری تعالیٰ ہے

مَنۡ قَتَلَ نَفۡسًۢا بِغَيۡرِ نَفۡسٍ اَوۡ فَسَادٍ فِى الۡاَرۡضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيۡعًا(۸)

ترجمہ:جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرے گا (یعنی) بغیر اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی کرنے کی سزا دی جائے اُس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا۔

اسی طرح پیغمبر الزماں جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی قتلِ ناحق کو کبیرہ گناہوں میں شمار کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَبَائِرُ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، وَقَتْلُ النَّفْسِ، وَقَوْلُ الزُّورِ(۹)

ترجمہ:حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:"کبیرہ گناہ یہ ہیں:اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک بنانا،والدین کی نافرمانی کرنا،کسی (بے گناہ) کو قتل کرنا اور جھوٹی بات کرنا۔"

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

مجرموں کو شرعی و قانونی سزا دینا اگرچہ امن کے قیام کے لیے بے حد ضروری ہے لیکن اسلام ایک پُرامن دین ہے اس لئے اس نے قیدیوں کے ساتھ ان تمام مراعات کو قائم رکھا جو متقضائے انسانیت تھیں، لیکن دورِ بنو امیہ میں متعدد خرابیاں پیدا ہو چکی تھیں مثلاً گورنر صرف شبہ کی بنیاد پر ہی لوگوں کو گرفتار کروادیتے اور ان کو قتل تک کی سزائیں دے دیتے۔ جو قیدی دور دراز علاقوں سے آئے ہوتے وہ قید خانے میں مرجاتے تو ان کی کفن دفن کو انتظام نہ ہوتا۔ وہاں کے دیگر قیدی اپنی مدد آپ کے تحت بنا غسل اور نماز کے ہی دفن کر دیتے۔

اس کے برعکس حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے جیل خانوں کی اصلاح کی اور ان میں موجود قیدیوں کے بارے میں حکم دیا کہ جو قیدی نادار ہوں ان کے کھانے پینے اور کپڑے کا معقول بندوبست بیت المال سے کیا جائے۔(۱۰)

اگر غور کیا جائے آج کی کسی بھی اسلامی ریاست پر تو وہاں بھی حکومتی عہدیدار اپنے اختیار کا ناجائز فائدہ حاصل کرتے نظر آتے ہیں مثلاً اپنی ذاتی دشمنی کی بنیاد پر کسی بے گناہ پر جھوٹے کیس بنوا کر اس کو قید کروادیتے ہیں یا پھر ناحق قتل ہی کروادیتے ہیں۔ اس حوالے سے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی سیرت پر سنجیدگی سے عمل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ کسی بھی ریاست کو اسلامی فلاحی ریاست بنایا جاسکے۔

معاشرتی اصلاحات

حکومتی عہدیداروں سے باز پُرس

ایک اہم اصول جو کہ ہمیں حضور اکرم ﷺ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ کوئی بھی شخص بالخصوص حکومتی عہدیدار حکومتی خزانے سے اس نیت سے مال نہیں لے سکتا کہ وہ واپس نہیں کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا

عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ يَدِينُ دَيْنًا وَهُوَ مُجْمِعٌ أَنْ لَا يُوَفِّيَهُ إِيَّاهُ لَقِيَ اللّٰهَ سَارِقًا(۱۱)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص قرض لیتا ہے اور اس کا پختہ ارادہ ہوتا ہے کہ اسے واپس نہیں کرے گا، وہ اللہ کو چور بن کر ملے گا۔"

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

دورِ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ سے قبل حکومتی گورنروں کو کوئی پوچھنے والا نہیں تھا۔وہ جس طرح چاہتے من مانیاں کرتے۔ جس طرح چاہتے حکومتی خزانے کو باپ کی جاگیر سمجھ کر استعمال کرتے۔ جس طرح چاہتے جس پر چاہتے ظلم و ستم کرتے لیکن حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے اپنے عہدِ خلاف میں اعلیٰ حکامِ سلطنت اور امراء کا سختی سے احتساب کیا۔خراسان کے گورنر یزید بن مہلب کے ذمے بیت المال کی ایک اچھی خاصی رقم واجب الادہ تھی۔جب اس کو طلب کر کے رقم کا مطالبہ کیا گیا تو اس نے رقم دینے سے صاف انکار کر دیا۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے یزید بن مہلب سے کہا:

"اگر تم نے رقم بیت المال میں جمع نہ کروائی تو تمہیں قید کر دیا جائے گا۔جو رقم تمہارے پاس ہے وہ تمہیں ہر حال میں واپس کرنا ہو گی۔کیونکہ یہ مسلمانوں کا حق ہے اور اسے میں کسی صورت نہیں چھوڑ سکتا۔چنانچہ ٹال مٹول کرنے پر یزید بن مہلب کو جیل میں قید کر دیا گیا۔اس کے بیٹے کو جب اطلاع ملی تو وہ سفارش کرنے آ گیا اور رہائی کا مطالبہ کرنے لگا۔"

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے فرمایا:

"جب تک تمہارے باپ سے ایک ایک کوڑی نہ وصول کرلوں گا تمہارے باپ کو نہ چھوڑوں گا کیونکہ یہ معاملہ مسلمانوں کے حقوق کا ہے۔"(۱۲)

اگر غور کیا جائے تو کسی بھی اسلامی ریاست کا حال اس سے مختلف نہیں ہے۔یہاں بھی حکومتی عہدیدار حکومتی خزانے کو جی بھر کر لوٹتے ہیں۔غرباء پر ظلم و ستم کرنا ان کا شیواء ہے۔ان کی نظر صرف اپنی نسلوں کو سنوارنے پر ہوتی ہے۔رعایا کی کوئی فکر نہیں ہوتی۔اگر اسلامی ریاستوں کے حکومتی عہدیداران کو ایک حقیقتاً اسلامی فلاحی ریاست بنانا چاہتے ہیں تو ان کو حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی خلافت سے کچھ سیکھنا ہو گا۔

رفاہِ عامہ

يَسۡـَٔلُوۡنَكَ مَاذَا يُنۡفِقُوۡنَ قُلۡ مَآ اَنۡفَقۡتُمۡ مِّنۡ خَيۡرٍ فَلِلۡوَالِدَيۡنِ وَالۡاَقۡرَبِيۡنَ وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنِ وَابۡنِ السَّبِيۡلِؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيۡمٌ (۱۳)

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

ترجمہ: (اے محمد ﷺ) لوگ تم سے پوچھتے ہیں کہ (خدا کی راہ میں) کس طرح کا مال خرچ کریں۔ کہہ دو کہ (جو چاہو خرچ کرو لیکن) جو مال خرچ کرنا چاہو وہ (درجہ بدرجہ اہل استحقاق یعنی) ماں باپ اور قریب کے رشتے داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو (سب کو دو) اور جو بھلائی تم کرو گے خدا اس کو جانتا ہے۔

ایک اہم نکتہ جو کسی بھی ریاست کو فلاحی ریاست بنانے کے لیے بہت اہم ہے وہ رفاہِ عامہ کے کام ہیں۔ دورِ بنو امیہ میں وزراء اپنی مستیوں میں مصروف رہتے تھے۔ رعایا کے فلاح و بہبود کے لیے کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ حکومتی خزانے کو اپنی عیاشیوں میں خرچ کرتے تھے۔

جبکہ اس کے برعکس حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے رفاہِ عامہ کے بہت سے کام کیے مثلاً آپؒ نے اپنے گورنر کو خط لکھا کہ

"تم مسافر خانے تعمیر کرواؤ، جو مسلمان ادھر سے گزرے اس کو کم از کم ایک دن اور ایک رات مہمان ٹھہراؤ، اس کو کھانا کھلاؤ، اس کی سواری کے چارے کا انتظام کرو، اگر مسافر مریض ہو تو اس کے علاج کی طرف خاص توجہ دو اور سرکاری خرچ پر اس کو اس کے گھر پہنچانے کا انتظام کرو۔"

کوفہ کے گورنر عبد الحمید کو خط لکھا کہ

"كونوا لطفاء مع عامة الناس (الرعايا). تساهلوا في مسألة الجزية. لا تطلبوا الجزية من أرض غير مأهولة. إذا دخل غير المسلم دائرة الإسلام ، اجمعوا الجزية منه".

"عوام الناس (رعایا) سے اچھا برتاؤ کرو۔ خراج کے معاملے میں نرمی اختیار کرو۔ غیر آباد زمین سے خراج کا مطالبہ مت کرو۔ اگر غیر مسلم شخص دائرہ اسلام میں داخل ہو جائے تو اس سے جزیہ وصول ہرگز مت کرو۔" (۱۴)

اسی طرح اگر غور کیا جائے آج کی کسی بھی اسلامی ریاست کی طرف تو رفاہِ عامہ کے کاموں میں بہت پیچھے نظر آتی ہے۔ بات ہو مہمان خانے تعمیر کروانے کی، بات ہو کنویں کھدوانے کی، بات ہو دواخانے بنوانے کی یہ سب رفاہِ عامہ کے کام ہیں لیکن حکمران طبقہ اس میں دلچسپی نہیں لیتا۔ اگر کسی بھی اسلامی ریاست کو اسلامی فلاحی ریاست بنانا ہے تو رفاہِ عامہ کے کام اولین اصولوں میں سے ایک اہم اصول ہے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

عوام الناس کے لیے سہولتیں

ایک اسلامی ریاست کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کے لیے جو اصول ہیں ان میں اولین اصول رعایا کے لیے مختلف اقسام کی سہولتیں پیدا کرنا ہیں۔اس کے برعکس اگر تاریخِ اسلام پر غور کیا جائے تو دورِ عمر بن عبد العزیزؒ سے قبل خلفائے بنو امیہ رعایا کے لیے سہولتیں پیدا کرنے کی بجائے ان پر بے جا ٹیکس عائد کرتے تھے اوران ٹیکسوں سے اپنی عیاشیاں کرتے تھے۔

وَعَن خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «إِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ» . (١٥)

ترجمہ: حضرت خولہ انصاریہؓ بیان کرتی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کچھ لوگ اللہ کے مال (بیت المال) میں ناحق تصرف کرتے ہیں، روز قیامت ان کے لیے (جہنم کی) آگ ہے۔''

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے خلیفہ بننے کے بعد رعایا کے لیے سہولتیں فراہم کرنے کی طرف خصوصی توجہ دی۔انہوں نے مختلف علاقوں کے گورنروں کو خط لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

"لگان کی تشخیص اور وصول کرنے والوں کی تنخواہیں رعایا سے ہرگز وصول مت کرنا، نہ ہی مکانات کا کرایہ وصول کرنا اور نہ ہی نکاح پڑھانے کا کوئی معاوضہ لینا، اسی طرح جو شخص مسلمان ہو جائے اس سے ہرگز خراج نہ لیا جائے۔ان تمام اُمور میں تم میری ہدایات پر عمل کرنا، کیونکہ جو کام اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی نگرانی کا میرے ذمے کیا ہے اس میں سے میں تمہیں ان اُمور کا منصرم (انتظام سنبھالنے والا) مقرر کرتا ہو۔میرے حکم و مشورے کے بغیر کسی کو بھی قتل نہ کرنا اور نہ ہی سولی چڑھانا۔رعایا میں سے جو شخص حج کرنے جائے اسے حج کے لیے اخراجات سو درہم پیشگی ادا کر دینا"(١٦)

اگر آج کل کے دور میں غور کیا جائے تو اسلامی ریاستوں میں بھی یہی صورتحال ہے کہ عوامی نمائندے عوام کے لیے سہولتیں پیدا کرتے کم نظر آتے ہیں جبکہ اپنے لیے سہولتیں پیدا کرتے زیادہ نظر آتے ہیں وہ بھی رعایا کے پیسے سے۔اس طرح ایک ریاست کو فلاحی ریاست بنانا ممکن نہیں۔اس کے لیے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی مذکورہ بالا اصلاح نافذ کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

وزراء و مشیروں کے اخراجات کی اصلاح

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

دینِ اسلام فضول خرچی کی بہت سختی سے ممانعت کرتا ہے خصوصاًجب کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا مال ناجائز طریقے سے فضول خرچی میں سرف کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا (١٧)

ترجمہ:اور رشتہ داروں اور محتاجوں اور مسافروں کو ان کا حق ادا کرو۔ اور فضول خرچی سے مال نہ اُڑاؤ۔ کہ فضول خرچی کرنے والے تو شیطان کے بھائی ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار (کی نعمتوں) کا کفران کرنے والا (یعنی ناشکرا) ہے۔

اسی طرح حدیث شریف میں بھی فضول خرچی کی سختی سے ممانعت آئی ہے۔ آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلَاثًا ، قِيلَ وَقَالَ وَإِضَاعَةَ الْمَالِ وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ ۔(١٨)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے تین باتیں پسند نہیں کرتا۔ بلاوجہ کی گپ شپ، فضول خرچی اور لوگوں سے بہت مانگنا۔

دورِ بنواُمیہ میں خلفائے بنو امیہ نے بیت المال میں بہت خرابیاں کررکھی تھیں مثلاً تمام آمدنیاں (خمس، صدقہ، فے) ایک جگہ جمع ہوتی تھیں۔ ان کا علیحدہ حساب نہیں رکھا جاتا تھا۔ شاہی خاندان کے لیے بیت المال سے وظیفہ مخصوص کیا ہوا تھا۔ خلفاء ان شعراء وادباء کو جو ان کی تعریف میں قصیدے وغیرہ لکھتے تھے، ان کو بیت المال سے انعامات دیتے تھے۔ خلفاء جب عشاء اور فجر کی نماز کے لیے مسجد جاتے تھے تو ایک آدمی شمع لے کر آگے آگے چلتا تھا اور شمع کا خرچ بیت المال پر پڑتا تھا۔ بروزجمعہ اور ماہِ رمضان میں مساجد میں خوشبو سلگائی جاتی تھی اوراس کا بھی خرچ بیت المال سے ادا ہوتا تھا۔

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے خلیفہ بنتے ہی حکم دیا کہ خمس، صدقہ اور فے کا حساب الگ الگ رکھا جائے۔ شاہی خاندان کا مخصوص وظیفہ فوراً بند کیا۔ شعراء اور ادباء کو ادا ہونے والے انعامات کا سلسلہ فوراً بند کیا۔(١٩)

اسی طرح اگر کسی بھی اسلامی ریاست کا جائزہ لیا جائے تو حالات و واقعات دورِ بنو امیہ سے مختلف نا ہوں گے۔ بیت المال ہو یا حکومتی خزانہ، حکومتی وزراء وعہدیداراس کو اپنا ذاتی مال سمجھ کر عیاشیوں میں دن رات ضائع کرتے رہتے ہیں۔ اگر کسی ریاست کو صحیح معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بنانا ہے تو حکومتی وزیروں اور مشیروں کا حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی طرح اقدامات کرنے ہوں گے۔ بیت المال ہو یا حکومتی خزانہ اس میں سے عیاشیوں والا سلسلہ فوراً بند کر کے کفایت شعاری کو اپنانا

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research
Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
November 22, 2024

ہو گا۔ کیونکہ بیت المال اور حکومتی خزانے پر ایک غریب اور ایک حکمران برابر کا حق رکھتا ہے۔ بیت المال اور حکومتی خزانے سے غریب غرباء کی امداد کی جائے۔ بے روزگاروں کے لیے روزگار کے مناسب مواقع پیدا کیے جائیں۔

عمارات

اسلام ایک ایسا سادہ اور پیارا دین ہے کہ اس نے ہمیں مساجد جیسی پاک جگہ پر بھی ضرورت سے زیادہ خرچ کرنے پر منع اور ناپسند کیا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أُمِرْتُ بِتَشْيِيدِ الْمَسَاجِدِ ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَتُزَخْرِفُنَّهَا كَمَا زَخْرَفَتْ الْيَهُودُ، وَالنَّصَارَى. (٢٠)

ترجمہ: سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ مساجد کو بہت زیادہ پختہ تعمیر کروں۔“ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا تم انہیں ضرور مزین کرو گے جیسے کہ یہود و نصاریٰ نے (اپنے عبادت خانے) مزین کیے۔

دورِ بنو امیہ میں جہاں خلفاء اپنی ذاتیات پر فضول خرچی کرتے تھے وہیں عمارات چاہے ضروری ہوں یا غیر ضروری ان پر بے جا مال لگا دیتے تھے۔ لیکن حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے اپنے دورِ خلافت میں جہاں بہت زیادہ ضرورت ہو صرف وہاں ہی عمارت پر مال صرف کیا ہے۔ مثلاً مدینہ میں قبیلہ بنو عدی بن النجار کی مسجد شہید ہو گئی تو قاضی نے اس طرف حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی توجہ دلائی جس پر آپؒ نے خط لکھا:

"كانت أمنيتي أن أترك هذا العالم وألا أضع حجرًا فوق حجر آخر وطوبًا آخر على لبنة أخرى ، بل أن أبني هذا المسجد على نطاق متوسط بالطوب الخام". (٢١)

"میری خواہش تو یہ تھی کہ دنیا سے جاؤں اور ایک پتھر پر دوسرا پتھر اور ایک اینٹ پر دوسری اینٹ نہ رکھوں لیکن اس مسجد کو درمیانے پیمانہ پر کچی اینٹوں سے تعمیر کروادو۔"

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

آج کل کے زمانہ میں کسی بھی اسلامی ریاست کی طرف غور کیا جائے تو یہاں دینی عمارات (مساجد) کیا دنیاوی عمارات کی زیب وآرائش پر بے جا پیسہ لگادیا جاتا ہے جس میں حکومتی وزراء سمیت ٹھیکیدار حضرات خوب کرپشن کرتے ہیں۔ جس کا بوجھ ریاست کے خزانے کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔

حکومتی وزراء کی رہائشگاہیں

اسلامی تاریخ پر غور کیا جائے تو ہمیں خلفائے راشدین میں ایک بھی مثال نظر نہیں آتی کہ انہوں نے خلیفہ بننے کے بعد غریب عوام کے پیسوں سے اپنی ذاتی رہائش کے لیے کوئی مہنگی تو کیا کوئی سستی ہی رہائش گاہ تعمیر کروائی ہو۔ لیکن دورِ بنوامیہ میں وزراء اپنی ذاتی رہائش کے لیے بیت المال کے خزانہ سے بہت مہنگی اور عالیشان عمارات تعمیر کرواتے تھے۔ جس میں ہر طرف زیب وآرائش چمکتی دھمکتی تھی۔ اس کے برعکس جب حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا دورِ خلافت شروع ہوا تو آپؒ نے خناصرہ میں ایک محل تعمیر کروایا جس میں آپؒ اکثر آکر قیام فرمایا کرتے تھے، لیکن غالباً آپؒ کے عہدِ خلافت میں اس کے سوا کوئی دوسری سرکاری عمارت تعمیر نہیں ہوئی، ایک بار عدی بن ارطاۃ نے بصرہ کے دارالامارۃ کے اوپر بالا خانہ تعمیر کروانے کی خواہش کا اظہار کیا تو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ان کو منع کردیا اور فرمایا کہ تیرے لیے وہ مکان بھی تنگ ہے جو زیاد اور آلِ زیاد کے لیے کافی (وسیع) تھا، چنانچہ انہوں نے اس کی تعمیر کروانے کا ارادہ ترک کردیا۔ (۲۲)

جب کہ کسی بھی اسلام ریاست کے حکومتی وزراء کی ذاتی رہائشگاہوں کی طرف نظر دوڑائی جائے تو بنوامیہ کے وزراء کی یاد تازہ ہوجاتی ہے۔ اسلامی ریاستوں میں ہر وزیر کے لیے کئی ایکڑ زمین پر مشتمل رہائشگاہ موجود ہے مثلاً صدر ہاؤس، وزیر اعظم ہاؤس، گورنر ہاؤس، وزیر اعلیٰ ہاؤس وغیرہ۔

اگر کسی بھی اسلامی ریاست کو اسلامی فلاحی ریاست بنانا ہے تو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے نقشِ قدم پر چلنا ہوگا۔

وظائف کی تقسیم

وَفِيٓ اَمۡوَالِهِمۡ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالۡمَحۡرُوۡمِ (۲۳)

ترجمہ: اور ان کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (دونوں) کا حق ہوتا تھا۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

عہدِ بنوامیہ میں وزراء اور حکمران اپنی مستیوں میں مصروف تھے ان کو کسی غریب اور ضرورت مند کی کہاں فکر ہوتی تھی۔ان کو صرف اپنی ذات اوراپنا خاندان ہی نظر آتا تھا۔لیکن جب حضرت عمر بن عبد العزیزؒ خلیفہ بنے تو انہوں نے غریبوں، محتاجوں اور ضرورت مندوں کی مدد کے لیے باقاعدہ ایک نظام شروع کیا آپؒ نے منصب داروں کی اولاد کے مناصب مقرر کرنے میں ایک طریقہ اختیار کیا تھا کہ قرعہ ڈالا جاتا تھا جس کے نام قرعہ نکل آتا تھا اس کو سو درہم منصب مقرر ہوتا تھا اور جس کے نام قرعہ نہیں نکلتا تھا اس کے چالیس درہم ہوتے تھے۔بصرہ کے تمام فقراء کے تین تین درہم مقرر کر دیئے تھے۔البتہ جو لوگ معزور اوراپاہج تھے ان کے پچاس پچاس درہم مقرر کیے،دودھ چھوٹنے کے وقت سے منصب ایصال ہوتا تھا۔(٢٤)

اگر آج کی اسلامی ریاستوں پر غور کیا جائے تو یہاں پر بھی حکومتی مشیروں،وزیروں کا مطمع نظر صرف اپنی ذات اوراپنا خاندان ہی ہے۔ان کی ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ مال لوٹ کر اپنے تک محدود کرلیا جائے۔کوئی غریب بھوکا مرتا ہے تو مر جائے۔کوئی غریب اپنے بچوں کو قتل کرتا ہے تو کردے۔کوئی غریب خودکشی کرتا ہے تو کرلے۔

اگر کسی بھی ریاست کو اسلامی فلاحی ریاست بنانا ہے تو حکومتی وزراء کو حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی خلافت سے کچھ سیکھنا ہوگا کہ انہوں نے غرباء، مساکین اور ضرورت مندوں کی مشکل کشائی کے لیے وظائف مقرر کیے۔ان کی تعلیم وتربیت کے لیے عملی اقدامات کیے۔

حاجت مندوں کی حاجت روائی

کسی ضرورت مند کی ضرورت پوری کرنا بہت بڑی نیکی اوراللہ کو راضی کرنے والا عمل ہے۔جو کہ ایک مسلمان کو بالخصوص کسی بھی ریاست کے حکمران کو ضرور کرنا چاہیے اس حوالے سے آپ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسَّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ (٢٧)

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس شخص نے کسی مسلمان کی دنیاوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی، اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا اور جس شخص نے کسی تنگ دست کے لیے آسانی کی، اللہ تعالیٰ اس کے لیے دنیا اور آخرت میں آسانی کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد میں لگا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے دورِ خلافت سے قبل ریاست کے بہت برے حالات تھے کیونکہ خلفائے بنو امیہ رعایا کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے تھے۔ اپنی عیاشیوں اور فضول خرچیوں میں مصروف رہتے تھے۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ جب خلیفہ بنے تو ان کے دورِ خلافت میں ان کی طرف سے ایک شخص منادی کیا کرتا تھا کہ کہاں ہیں قرض دار؟ کہاں ہیں نکاح کی خواہش رکھنے والے؟ کہاں ہیں مساکین؟ کہاں ہیں یتیم؟ اور جب لوگ اعلان کرنے والے سے ملاقات کرتے تو ان کی ضروریات کو پورا کیا جاتا تھا۔(۲۸)

اگر کسی بھی اسلامی ریاست کی طرف غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ یہاں بھی ریاست کا تقریباً ہر فرد قرض کے بوجھ تلے دبا ہوا ہے۔ غربت اور بے روزگاری کی وجہ سے نوجوان نسل نکاح نہیں کر پا رہی جس کی وجہ سے زنا عام ہو رہا ہے۔ مساکین و یتیموں کو کوئی سہارا دینے والا نہیں ہے، کسی بھی اسلامی ریاست کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کے لیے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ جیسے اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ غربت اور بے روزگاری کو ختم کرنے کے لیے نوجوانوں کو روزگار کے مناسب مواقع فراہم کیے جائیں تاکہ غربت ختم ہو اور مقروض اپنے قرض ادا کریں۔ نوجوان نسل نکاح بر وقت کرے۔

متاثرینِ آفات کی امداد

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے دورِ خلافت میں عرب کے ایک علاقے میں قحط پڑا تو اس علاقے کا ایک وفد آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اے امیر المؤمنین ہمارے حالات قحط کی وجہ سے بہت برے ہو گئے ہیں۔ بیت المال میں سے ہماری مناسب مدد کی جائے۔ یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے زار و قطار رونا شروع کر دیا اور حکم دیا کہ ان کی تمام ضروریات بیت المال سے پوری کی جائیں۔(۲۹)

اسلامی ریاستوں میں آئے دن کوئی نہ کوئی قدرتی آفت مثلاً زلزلہ، سیلاب اور کسی اجتماعی بیماری کی صورت میں (آفت) آتی رہتی ہے جس سے ریاست کا ایک بڑا طبقہ متاثر ہوتا ہے لیکن حکمران بجائے اس کے کہ متاثرین کی امداد کریں اُلٹا بیرون

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

ممالک سے آنے والی امداد بھی خود کی عیاشیوں میں ضائع کر دیتے ہیں۔ اگر حقیقی معنوں میں اسلامی ریاستوں کو اسلامی فلاحی ریاستیں بنانا ہے تو اس معاملے میں بھی حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی سیرت پر عمل پیرا ہونا ہو گا۔ حکمران طبقے کو چاہیے کہ وہ نا صرف حکومتی خزانے سے متاثرین کی مدد کریں بلکہ اللہ کی رضا کے لیے اپنی جیب سے بھی بڑھ چڑھ کر مدد کریں۔

غیر شرعی امور کی ممانعت

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ۔(۳۰)

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "حرام اور حلال (نکاح) کے درمیان فرق صرف دف بجانے اور اعلان کرنے کا ہے۔

دورِ بنو امیہ میں جہاں خلفاء دیگر معاملات میں غیر شرعی امور سرانجام دیتے تھے اور فضول کاموں میں اپنا وقت اور حکومتی خزانہ ضائع کرتے تھے وہیں شادی بیاہ جیسے مذہبی موقع پر بھی غیر شرعی افعال کرتے تھے مثلاً موسیقی وغیرہ کا استعمال۔ جب حضرت عمر بن عبد العزیزؒ خلیفہ بنے تو ان کے ایک وزیر نے ان کو خط لکھا کہ شادی بیاہ کے موقع پر جو دف اور سارنگی وغیرہ بجائی جاتی ہے اس کے متعلق شریعت کیا کہتی ہے؟ اس کے جواب میں آپؒ نے لکھا کہ سارنگی کو فوراً منع کر دو جبکہ دف کی اجازت دے دو کیونکہ اس سے نکاح اور حرام کاری (زنا) کے درمیان فرق معلوم ہوتا ہے۔(۳۱)

اگر ہم کسی بھی اسلامی ریاست کا جائزہ لیں تو معلوم ہو گا کہ کسی وزیر مشیر کی بیٹی، بیٹے کی شادی ہو تو ہر قسم کا غیر شرعی کام سرانجام دیا جاتا ہے۔ حکومتی خزانے کا پیسہ پانی کی طرح بہایا جاتا ہے۔ موسیقی، شراب نوشی اور رقص وغیرہ تو عام سی بات ہے۔ کسی بھی اسلامی ریاست کو حقیقی معنوں میں اسلامی فلاحی ریاست بنانے کے لیے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی طرح تمام غیر شرعی افعال پر سختی سے پابندی لگانا ہو گی تا کہ حکومتی خزانہ ضائع نہ ہو۔

عوام سے وزراء کے احوال جاننا

كُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، فَالْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ(۳۲)

ترجمہ: آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر آدمی حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا۔ امام حاکم ہے اور اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال ہو گا۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

دورِ بنو امیہ میں خلفائے بنو امیہ حکومت اور طاقت کے نشے میں اس قدر مدہوش رہتے تھے کہ ان کے دل و دماغ میں کبھی وہم بھی نہیں آتا تھا کہ جن لوگوں کو انہوں نے عام رعایا پر گورنر مقرر کیا ہے ان کے بارے میں عوام کی رائے لی جائے آیا گورنر ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتے ہیں کہ نہیں۔

جب حضرت عمر بن عبد العزیزؒ خلفیہ بنے تو آپؒ نے ایک باقاعدہ سسٹم شروع کیا جس سے وہ وقتاً فوقتاً وزرا کے احوال جانتے رہتے تھے کہ آیا ان کے مقرر کیے گئے گورنرز عوام الناس کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں۔ جس گورنر کے خلاف شکایت موصول ہوتی تو فوراً تحقیق کرتے اور شکایت سچ ثابت ہونے پر فوراً اس گورنر کو معزول کر دیتے۔ جیسے کہ آپؒ نے جراح بن عبد اللہ کو معزول کیا تھا۔

اگر اسلامی ریاستوں کی طرف غور کیا جائے تو معاملہ بنو امیہ سے ملتا جلتا ہی نظر آتا ہے۔ حکمران اپنی مستیوں میں اتنے مگن ہوتے ہیں کہ عوام سے جاننا مناسب نہیں سمجھتے کہ آیا ان کے مقرر کردہ وزراء عوام کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں۔ اس چیز کا ناجائز فائدہ اٹھا کر وزراء عوام پر ظلم و ستم کرتے وقت بالکل بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ ایک اسلامی ریاست کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کے لیے اس طرف خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ حکمران اپنے مقرر کردہ وزراء کے بارے میں عام عوام سے رائے لیں اور شکایت موصول ہونے کی صورت میں تحقیق کے بعد مناسب سزا دیں۔

معاشی اصلاحات

نظامِ محاصل کی اصلاح

اسلام ایک کامل دین ہے اس نے ہر ضابطے سے انسانیت کی مکمل رہنمائی کی ہے۔ اسلام نے مسلمان تو کیا کسی غیر مسلم سے بھی بے جا اور فضول ٹیکس لینے سے منع کیا ہے۔ اللہ تعالٰی نے قرآن میں فرمایا کہ

فَاِنۡ تَابُوۡا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوۡا سَبِيۡلَهُمۡ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ (٣٣)

ترجمہ: پھر اگر وہ توبہ کر لیں اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے لگیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔ بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

دورِ بنو امیہ میں زکوۃ، خراج، جزیہ اور عُشر کے نظام کا بُرا حال ہو چکا تھا۔ خلفائے بنو امیہ چونکہ اپنی موج مستیوں میں مصروف رہتے تھے۔ رعایا کی طرف کسی کی کوئی توجہ نہ تھی چنانچہ اپنی عیاشیوں کے لیے انہوں نے رعایا پر ظالم اور بے جا ٹیکس

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

لگائے ہوئے تھے۔زکوٰۃ اور ٹیکس میں نمایاں فرق ہے جیسے کہ زکوٰۃ امراء سے لے کر غربا میں تقسیم کی جاتی ہے جب کہ ٹیکس امراء طبقے کی عیاشیوں کا سامان بنتا ہے۔اسلام نے ہمیں زکوٰۃ سسٹم دیا ہے جس سے غریب پر کوئی اضافی بوجھ نہیں پڑتا۔

اسلام میں جزیہ صرف اور صرف غیر مسلموں سے وصول کیا جاتا ہے لیکن آپؒ کے عہدِ خلافت سے قبل جب کوئی غیر مسلم (یہودی،عیسائی،پارسی وغیرہ)اسلام قبول کرتا تھا تو اس نو مسلم سے بھی جزیہ وصول کیا جاتا تھا۔حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اس کو ساقط کر دیا۔آپؒ نے حیان بن شریح کو لکھا کہ "ذمیوں میں جو لوگ مسلمان ہوگئے ہیں ان سے جزیہ ہر گز وصول نہ کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ (٣٤)

ترجمہ:جو اہل کتاب میں سے خدا پر ایمان نہیں لاتے اور نہ روز آخرت پر (یقین رکھتے ہیں) اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو خدا اور اس کے رسول نے حرام کی ہیں اور نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں۔

نوروز اور مہرجان پارسیوں کا تہوار تھا۔اس تہوار کے رسم ورواج کے پابند صرف اور صرف پارسی مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد ہی ہوسکتے تھے۔حضرت امیر معاویہ نے ان تہواروں پر رعایا سے رقم وصول کرنا شروع کر دی تھی، جس کی مقدار تقریباً ایک کروڑ درہم ہوتی تھی۔حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے یہ سلسلہ ختم کر دیا۔(٣٥)

حجاج بن یوسف کا بھائی محمد بن یوسف جب یمن کا گورنر نامزد ہوا تو اس نے اپنے بھائی حجاج کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ظلم وستم کا سلسلہ جاری رکھا اور رعایا پر بے جا قسم کے ٹیکس لگائے۔حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے یہ تمام ٹیکس مکمل طور پر ختم کر دیے اور صرف عُشر باقی رکھا۔فرات کی کچھ خراجی زمین تھی لیکن جب وہاں کے کچھ لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور کچھ اراضی دوسرے لوگوں کے ہاتھوں سے نکل کر مسلمانوں کے قبضے میں آگئی تو حسبِ معمول عُشری ہو گئی۔حجاج نے اپنے زمانے میں ان لوگوں سے بھی خراج وصول کیا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے دوبارہ اس زمین کو عُشری قرار دیا۔(٣٦)

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ سے پہلے بنو امیہ کے خلفاء نے رعایا پر مختلف قسم کے ٹیکس عائد کر رکھے تھے۔

ندوی قاضی ابویوسف کی کتاب الخراج کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ

"روپیہ ڈھالنے پر ٹیکس، چاندی پگھلانے پر ٹیکس، عرائض نویسی پر ٹیکس، دکانوں اور گھروں پر ٹیکس، نکاح کرنے پر ٹیکس، غرض یہ کہ کوئی بھی چیز ٹیکس سے بریّ نہ تھی اور یہ تمام قسم کے ٹیکس ماہانہ وصول کیے جاتے تھے۔(۳۷)

حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے یہ سب ناجائز ٹیکس ختم کر دیے۔ جب آپؒ کو اطلاع ملی کہ آپؒ کے زکوٰۃ وصول کرنے والے شاہراؤں پر بیٹھ جاتے ہیں اور زکوٰۃ وصدقات وصول کرتے ہیں اور ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں تو آپؒ نے اس کو فوراً ختم کر دیا اور حکم جاری فرمایا کہ اب اس طرح زکوٰۃ اور صدقہ وصول نہ کیا جائے۔ آپؒ نے ہر شہر میں ایک عامل مقرر کیا جو زکوٰۃ وصدقات وصول کرتا تھا۔(۳۸)

اگر کسی بھی اسلامی ریاست کے حالات وواقعات پر غور کیا جائے تو معاملہ دورِ بنوامیہ سے بھی زیادہ خطرناک نظر آئے گا۔ یہاں بھی اسلام نے جو زکوٰۃ، عُشر، جزیہ اور خراج کا سسٹم دیاوہ ٹیکس کے نیچے دب کر رہ گیا ہے۔ حکومت نے غریب عوام پر ضروریاتِ زندگی کی ہر چیز پر بے جا ٹیکس لگا دیے ہیں جس کی وجہ سے غریب غریب تر اور امیر امیر تر ہوتا جارہا ہے۔ حکمران طبقہ غریب عوام کے ٹیکس سے سکون کی زندگی بسر کرتے ہیں جبکہ غریب عوام خودکشیاں کرنے پر مجبور ہے۔ اگر پاکستان کو ایک اسلامی فلاحی ریاست بنانا ہے تو ٹیکس سسٹم سے نجات حاصل کر کے خالصتاً اسلامی سسٹم جو کہ زکوٰۃ، عُشر، خراج اور جزیہ کی صورت میں ہے اس کو لاگو کرنا پڑے گا بالکل ایسے ہی جیسے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد ٹیکس سسٹم ختم کر کے اسلامی نظام قائم کیا۔

تاجروں کے لیے منافع

یہ حقیقت پر مبنی بات ہے کہ اسلامی شریعت نے منافع کی کوئی حد مقرر نہیں کہ لیکن بے جا منافع جو غریب کی پہنچ سے دور ہو جائے اس کی بھی ممانعت اسلام نے کر دی ہے۔ بے جا منافع کی ایک صورت ذخیرہ اندوزی بھی جس کو اسلام نے حرام قرار دیا ہے۔ اس کے متعلق حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ»(۳۹)

OPEN ACCESS

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے ذخیرہ اندوزی کی وہ گناہ گار ہے۔

دورِ بنو امیہ میں تاجروں نے لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے خلیفہ بنتے ہیں ان معاملات کی طرف بھی خصوصی توجہ دی کیونکہ اس سے پہلے خلفائے بنو امیہ غریب رعایا کا معاشی استحصال کر رہے تھے۔

دورِ حاضر کی اسلامی ریاستوں کے حالات دورِ بنو امیہ سے بالکل بھی مختلف نہیں ہیں۔ یہاں بھی اشرافیہ نے لوٹ مار کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ ذخیرہ اندوزی اپنے عروج پر ہے جس کی وجہ سے آئے روز مہنگائی میں اضافہ دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہاں بھی اشرافیہ اور حکمران طبقہ غریب رعایا کا معاشی استحصال کر رہا ہے۔

دورِ حاضر کی اسلامی ریاستوں کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کے لیے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے اصولوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جس طرح انہوں نے ذخیرہ اندوزی کرنے والوں اور ناجائز اور ضرورت سے زائد منافع کمانے والوں کا احتساب کیا۔

وزراء کے اثاثہ جات کی روک تھام

کسی بھی ریاست کو فلاحی ریاست بنانے کا ایک اہم اور بنیادی اصول یہ ہے کہ وہاں کے وزراء کے ذاتی اثاثہ جات کی روک تھام کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں جیسا کہ حدیثِ نبوی ﷺ سے ثبوت ملتا ہے

قَالَ : اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِنْ الْأَزْدِ يُقَالُ لَهُ ابْنُ الْأُتْبِيَّةِ عَلَى الصَّدَقَةِ ، فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ : هَذَا لَكُمْ ، وَهَذَا أُهْدِيَ لِي ، قَالَ : فَهَلَّا جَلَسَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ أَوْ بَيْتِ أُمِّهِ ، فَيَنْظُرَ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا ،(٤٠)

ترجمہ: قبیلہ ازد کے ایک صحابی کو جنہیں ابنِ اتبیہ کہتے تھے، رسول اللہ ﷺ نے صدقہ وصول کرنے کے لیے عامل بنایا۔ پھر جب وہ واپس آئے تو کہا کہ یہ تم لوگوں کا ہے (یعنی بیت المال کا) اور یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنے والد یا اپنی والدہ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا۔ دیکھتا وہاں بھی انہیں ہدیہ ملتا ہے یا نہیں۔

دورِ بنو امیہ کے گورنرز کا یہ حال تھا کہ وہ ریاست کو اپنے باپ کی جاگیر سمجھتے تھے۔ جیسے ہی کوئی شخص گورنر مقرر ہوتا تو دن بدن اس کے ذاتی اثاثہ جات میں اضافہ ہی ہوتا جاتا مثلاً جب حجاج بن یوسف گورنر تھا تو اس کے پاس جو بھیڑیں تو ان میں

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا تھا، مگر جب حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے دورِ خلافت میں آپؒ کے علم میں یہ بات آئی تو آپؒ نے ان کو فروخت کرنے کا حکم جاری کیا اور ان سے حاصل ہونے والی رقم کو کوفہ میں تقسیم کرنے کا کہا۔

عن یونس بن عبداللہ التمیمی قال:کتب عبدالحمید بن عبدالرحمٰن الی عمربن عبدالعزیزؒ:ان ھاھنا الف راس کان للحجاج،قال فکتب الیہ عمران بعھم و اقسھم المائھم فی اھلِ الکوفۃ۔

یونس بن عبداللہ التمیمی سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کو لکھا کہ اِدھر حجاج بن یوسف کی کوئی ہزار بھیڑیں ہیں، اس کے جواب میں حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے لکھا کہ انہیں فروخت کر کے حاصل شدہ رقم اہلِ کوفہ میں تقسیم کردو۔(۴۱)

عصرِ حاضر کی اسلامی ریاستوں میں بھی جب ایک شخص کسی حکومتی عہدے پر براجمان نہیں ہوتا تو اس کے اثاثے کم ہوتے ہیں لیکن جیسے ہی وہ کسی عہدے پر فائز ہوتا ہے تو روز بروز اس کے اثاثوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ جو کہ ریاست کے معاشی حالات کی تنگی کا ایک سبب بھی ہے۔ اس کا حل یہی ہے کہ جب کوئی شخص حکومتی عہدے پر فائز ہو تو اس کے اثاثہ جات چیک کر لیے جائیں اور جب وہ اس عہدے سے ہٹایا جائے یا اس کی معیاد ختم ہو جائے تو تب بھی اس کے اثاثہ جات چیک کیے جائیں اضافے کی صورت میں اس کے اثاثہ جات ضبط کر کے حکومتی خزانے میں جمع کروا دیے جائیں تا کہ ریاست کی معیشت کو نقصان نہ پہنچے۔

عوام الناس کی معاشی خوشحالی

ایک روایت میں ہے کہ فاتح مصر حضرت عمر بن العاص رضی اللہ عنہ کو ایک وقت میں مصر میں اپنے مقبوضہ علاقے خالی کرنے پڑے تو یہ بات سامنے آئی کہ اس علاقہ کے غیر مسلموں سے جو جزیہ کے نام پر ٹیکس لیا جاتا ہے وہ تو ان کے جان و مال کے تحفظ کے عوض ہے جس کی ذمہ داری ہم یہاں سے جانے کے بعد بالکل بھی پوری نہیں کر سکتے، اس لیے یہ ٹیکس ہمارے لیے ناجائز و غیر شرعی ہو جائے گا۔ چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے علاقہ چھوڑنے سے پہلے تمام غیر مسلموں کو جمع کیا اور جزیہ کی رقم یہ کہہ کر واپس کر دی کہ چونکہ ہم تمہاری حفاظت کی ذمہ داری پوری نہیں کر سکتے اس لیے اس مقصد کے لیے تم سے وصول کردہ ٹیکس (جزیہ) تمہیں واپس لوٹا رہے ہیں۔(۴۲)

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research
Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
November 22, 2024

درجہ بالا روایت سے ثابت ہوا کہ اسلام ہرگز کسی پر ناجائز ٹیکس لگانے کی اجازت نہیں دیتا مگر عہدِ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے قبل خلفاء و گورنرز نے عوام پر بے جا اور فضول ٹیکس لگائے ہوئے تھے جس سے رعایا کا معاشی استحصال ہوتا تھا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے عہدِ خلافت میں آپؒ نے تمام ناجائز آمدنیوں کا سدِ باب کیا، اس کا نتیجہ یہ بر آمد ہوا کہ قلیل عرصے میں ہی عوام الناس کے معاشی حالات اس قدر بہتر اور مضبوط ہوگئے کہ ملک کے طول و عرض میں بھوک، غربت وافلاس کا مکمل خاتمہ ہوگیا۔

ابن حجر فرماتے ہیں کہ

"امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے محض اڑھائی برس حکومت کی، اس قلیل مدت میں یہ عالم ہوگیا کہ لوگ اپنے علاقوں کے عمّال کے پاس فقراء میں تقسیم کرنے کے لیے اپنا مال لاتے تھے مگر کوئی حاجت مند نہ ملتا تھا اور اس طرح ان کو مال واپس لے جانا پڑتا تھا، یعنی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنی عدالت کی بناء پر لوگوں کو اس قدر مالا مال کر دیا تھا کہ کوئی حاجت مند ہی باقی نہیں رہا تھا۔"(٤٣)

زکوٰۃ وصدقات

اسلام کی عمارت پانچ ستونوں پر کھڑی ہے جس میں سے زکوٰۃ کا پانچواں نمبر ہے۔اس کی اہمیت اورحکم سے انکارکرنا ممکن نہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْـعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (٥٦)

ترجمہ: اور نماز پڑھتے رہو اور زکوۃ دیتے رہو اور پیغمبر خدا کے فرمان پر چلتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے۔

خلفائے بنوامیہ دینی تعلیمات سے کوسوں دور تھے جس کی وجہ سے بہت ظالم تھے۔ان کے دور میں کوئی بھی زکوٰۃ وصدقات کا اہتمام نہیں کرتا تھا لیکن جب حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ بنے تو یہ آپؒ کی برکت تھی کہ جب لوگوں کے علم میں یہ بات آئی کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ بنے ہیں تو انتہائی اخلاص سے صدقہ فطر ادا کرنے لگ گئے، حتیٰ کہ ان کے ایک عامل نے لکھا کہ اب بہت سا صدقہ فطر جمع ہوگیا ہے، اپنی رائے دیجئیے کہ اس صدقہ فطر کا کیا کیا جائے؟

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

تاہم وہ انتہائی شدت کے ساتھ رعایا کو صدقہ کرنے کی ترغیب دیتے رہتے تھے، ایک مرتبہ حناصرہ میں عید سے ایک روز قبل جمعہ کے دن خطبہ دیا جس میں رعایا کو صدقہ فطر دینے پر آمادہ کیا اور کہا کہ جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے ان کی نماز قابلِ قبول نہیں ہے، لوگ آٹا اور ستّو لاتے تھے اور آپؒ قبول کرتے جاتے تھے۔

حجاج بن یوسف نے زکوٰۃ کے نظام کو بری طرح خراب کر دیا تھا اور اس کے متعلق امیر المؤمنین نے عمّال کو ہدایت کی کہ حجاج کی روش اختیار کرنے سے اجتناب کریں، چنانچہ ایک مرتبہ عدی بن ارطاۃ کو خط لکھا کہ میں نے زکوٰۃ کے معاملے میں تمہیں حجاج بن یوسف کی پیروی کرنے سے منع کیا تھا کیونکہ وہ اس کو غیر محل سے لیتا تھا اور غیر محل میں صرف کر دیتا تھا۔

ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے علم میں یہ بات آئی کہ عدی بن ارطاۃ شراب کا بھی عُشر وصول کرتے ہیں تو ان کو خصوصی خط لکھا کہ بیت المال میں صرف اور صرف حلال مال داخل کیا جائے۔(٦٣)

اس کے برعکس اگر پاکستان کی اشرافیہ اور حکمران طبقہ کی طرف غور کیا جائے تو خلفائے بنو امیہ والا معاملہ ہی نظر آئے گا جو کہ زکوٰۃ وصدقات کا اہتمام نہیں کرتے اور عوام بھی ان کی طرف دیکھ کر انفرادی واجتماعی طور پر زکوٰۃ وصدقات کا اہتمام نہیں کرتی جو کہ غربت میں اضافے کا ایک سبب ہے۔ پاکستان میں غربت کے خاتمے کے لیے سیدنا حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے حکمران واشرافیہ کو زکوٰۃ وصدقات کا اہتمام کرنے کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہیے۔

انسدادِ منشیات

اسلام میں انسانی جان کی بہت زیادہ قدر وقیمت اور اہمیت ہے۔ اسی لیے اسلام نے ہر اس چیز سے منع کر دیا ہے جس سے انسانی جان کو خطرہ ہو۔ اس میں سرِ فہرست ہر طرح کی نشہ آور چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (٦٤)

ترجمہ: اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (یہ سب) ناپاک کام اعمال شیطان سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ

كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ(٦٥)

OPEN ACCESS
CC BY

ترجمہ:جو چیز بھی نشہ لانے والی ہو وہ حرام ہے۔

خلفائے بنوامیہ جس طرح دنیا کی ہر عیاشی میں مصروف تھے اسی طرح شراب نوشی بھی ان کے اندر عام تھی۔لیکن جب حضرت عمر

بن عبدالعزیزؒ خلیفہ بنے تو آپؒ نے انسدادِ شراب نوشی کے لیے مختلف تدابیر اختیار کیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ تمام عمّال کو خصوصی شاہی فرمان بھیجوایا کہ کوئی ذمی مسلمانوں کے شہروں میں شراب نہ لے کر آئیں۔

2۔ شراب کی جو دکانیں قائم تھیں ان کو تڑوادیا۔

3۔ جو لوگ نبیذ کے حیلے بہانے سے شراب نوشی کرتے تھے ان کی نسبت عدی بن ارطاۃ کو لکھا:

لوگوں نے شراب نوشی کے نشے میں انتہائی برے برے کام کیے ہیں اور اکثر ان میں یہ سوچ رکھتے ہیں کہ شراب نوشی میں کوئی مضائقہ

نہیں،اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے جواب دیا کہ اللہ نے بہت سی پینے کی چیزیں پیدا کرکے شراب سے بے نیاز کردیا ہے مثلاً آبِ

شیریں،شیر خالص،شہد وغیرہ،پس جو شخص نبیذ بنائے وہ صرف چمڑے کے مشکیزے میں تیار کرے،کیوں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کے علاوہ کسی اور برتن وغیرہ میں نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا ہے،اس ممانعت کے بعد اگر کسی نے شراب نوشی کی تو اس کو سخت سزا دی جائے گی اور جو شخص خفیہ طور پر پیئے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو سخت سزا دے گا۔

اس کے بعد اب جس قدر بھی شیشے اور پیالے رہ گئے تھے وہ ان کے ہاتھوں چکنا چور ہو گئے،چنانچہ ایک راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو حناصرہ میں دیکھا کہ شراب کے مشکیزوں کو پھاڑنے اور شیشوں کو توڑنے کا حکم دے رہے تھے۔(٦٦)

اب اگر کسی بھی اسلامی ریاست کے حکمرانوں کی طرف دیکھا جائے تو منشیات کا سرِ عام استعمال ان کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔یہ دن رات منشیات کا استعمال کرتے ہیں۔جس میں شراب نوشی سرِ فہرست ہے۔غریب رعایا کا پیسہ بے جا ٹیکسوں کی صورت میں وصول کرکے منشیات جیسی فضولیات میں پانی کی طرح بہاتے ہیں۔پاکستان کو اسلامی فلاحی

CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

ریاست بنانے کے لیے ضرورت اس امر کی ہے کہ انسدادِ منشیات کے لیے حضرت عمر بن عبد العزیزؒ جیسی اصلاحات سختی سے نافذ کی جائیں اوران پر سختی سے عمل کروایا جائے۔

حوالہ جات

(۱) بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل(مئی 2019) صحیح بخاری، لاہور، مکتبہ محمدیہ قذافی اسٹریٹ اردو بازار، ج3، ص441
(۲) ابنِ سعد، ابو عبد اللہ(2015)طبقات ابنِ سعد، مترجم عبد اللہ العمادی، کراچی، نفیس اکیڈمی اُردو بازار، ج1، ص288
(۳) متقی، شیخ علی ابنِ حسام الدین الہندی(ستمبر 2019ء) کنزُ العُمال، احسان اللہ شائق، کراچی، دارُ الاشاعت، اردو بازار ایم اے جناح روڈ پاکستان، ج4، ص475
(٤) طبری، ابی جعفر محمد بن جریر(2004) تاریخِ طبری تاریخ الامم والملوک، مترجم محمد ابراہیم ندوی، کراچی، نفیس اکیڈمی اُردو بازار، ج5، ص45
(٥) القرآن، ٤٠:١٠
(٦) احمد، ابنِ حنبل(2010)مسند احمد بن حنبل، مترجم محمد ظفر اقبال، لاہور، مکتبہ رحمانیہ اردو بازار پاکستان، ج6، ح6190
(٧) القرآن، ٠٢:١٩٥
(٨) القرآن، ٠٥:٣٢
(٩) نسائی، احمد بن شعیب(2001)السنن الکبریٰ، بیروت، مؤستہ الرسالتہ لبنان، ج1، ح4871
(١٠) یعقوبی، احمد بن ابی یعقوب بن جعفر بن وہب بن واضح(1992) تاریخِ یعقوبی، بیروت، العالمی پبلیکیشنز کارپوریشن لبنان، ج2، ص348
(١١) نسائی، احمد بن شعیب(2001)السنن الکبریٰ، بیروت، مؤستہ الرسالتہ لبنان، ج1، ح2410
(١٢) طبری، ابی جعفر محمد بن جریر(2004) تاریخِ طبری تاریخ الامم والملوک، مترجم محمد ابراہیم ندوی، کراچی، نفیس اکیڈمی اُردو بازار، ج5، ص31
(١٣) القرآن، ٠٢:٢١٥
(١٤) ابنِ جوزی، جمال الدین ابی عبد الرحمٰن(1984)سیرۃ ومناقب حضرت عمر بن عبد العزیزؒ، بیروت، دارالکُتب العلمیہ لبنان، ص115-116
(١٥) تبریزی، ولی الدین محمد بن ابی عبد اللہ(جنوری 2005ء)المشکوٰۃ المصابیح مترجم محمد صادق خلیل، لاہور، مکتبہ اسلامیہ اردو بازار پاکستان، ج2، ح3746
(١٦) طبری، ابی جعفر محمد بن جریر(2004) تاریخِ طبری تاریخ الامم والملوک، مترجم محمد ابراہیم ندوی، کراچی، نفیس اکیڈمی اُردو بازار، ج4، ص70
(١٧) القرآن، ١٧:٢٧،٢٦
(١٨) بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل(مئی 2019) صحیح بخاری، لاہور، مکتبہ محمدیہ قذافی اسٹریٹ اردو بازار، ج1، ص1477
(١٩) سیوطی، جلال الدین، (2009)تاریخ الخلفاء، مترجم محمد عبد الاحد قادری، لاہور، ممتاز اکیڈمی فضل الٰہی مارکیٹ چوک اُردو بازار، ص343
(٢٠) ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث بن اسحٰق الازدی السجستانی(مئی 2019)سنن ابو داؤد، مترجم ابو عمّار عمر فاروق سعیدی، لاہور مکتبہ دارالسلام اردو بازار پاکستان، ج1، ص448
(٢١) ابنِ جوزی، جمال الدین ابی عبد الرحمٰن(1984)سیرۃ ومناقب حضرت عمر بن عبد العزیزؒ، بیروت، دارالکُتب العلمیہ لبنان، ص83
(٢٢) بلاذری، احمد بن یحییٰ بن جابر الشہیر(2010)فُتوحُ البلدان، مترجم ابو الخیر مودودی، لاہور، تخلیقات علی پلازہ مزنگ روڈ

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: November 22, 2024

پاکستان، ص357

(۲۳) القرآن، ۵۱:۱۹

(۲٤) طبری، ابی جعفر محمد بن جریر(2004) تاریخِ طبری تاریخ الامم والملوک، مترجم محمد ابراہیم ندوی، کراچی، نفیس اکیڈمی اُردو بازار، ج5، ص42

(۲۵) القرآن، ۰۸:٤٦

(۲٦) ابنِ عساکر، علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ بن عبد اللہ بن حسین(1990) تاریخِ دمشق، بیروت، دارالفکر عبد النور اسٹریٹ، لبنان، ج2، ص218

(۲۷) مسلم، امام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری نیشاپوری(2015) صحیح مسلم شریف، لاہور، اسلامی کُتب خانہ، اردو بازار، ج6، ح6853

(۲۸) ابنِ کثیر، ابوالفداء عمادالدین(1988) تاریخ ابنِ کثیر، مترجم عبد الرشید ندوی، کراچی، نفیس اکیڈمی اُردو بازار، ج9، ص340

(۲۹) ابنِ سعد، ابوعبداللہ(2005) طبقات ابنِ سعد، مترجم عبد اللہ العمادی، کراچی، نفیس اکیڈمی اُردو بازار، ج5، ص247

(۳۰) ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی(مئی 2012) جامع ترمذی، مترجم بدیع الزمان، لاہور، نعمانی کُتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار پاکستان، ج1، ص588

(۳۱) ابنِ جوزی، جمال الدین ابی عبد الرحمٰن(1984) سیرۃ و مناقب حضرت عمر بن عبد العزیزؒ، بیروت، دارالکُتب العلمیہ لبنان، ص104

(۳۲) بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل(مئی 2019) صحیح بخاری، لاہور، مکتبہ محمدیہ قذافی اسٹریٹ اردو بازار، ج1، ح2558

(۳۳) القرآن، ۰۵:۰۹

(۳٤) القرآن، ۲۹:۰۵

(۳۵) ابنِ سعد، ابوعبداللہ(2015) طبقات ابنِ سعد، مترجم عبد اللہ العمادی، کراچی، نفیس اکیڈمی اُردو بازار، ج3، ص262

(۳٦) بلاذری، احمد بن یحییٰ بن جابر الشہیر(2010) فُتوحُ البلدان، مترجم ابوالخیر مودودی، لاہور، تخلیقات علی پلازہ مزنگ روڈ پاکستان، ص80

(۳۷) ندوی، عبد السلام(2022) سیرتِ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ، فیصل آباد، کتاب میلہ امین پورہ بازار پاکستان، ص120

(۳۸) ابنِ سعد، ابوعبداللہ(2015) طبقات ابنِ سعد، مترجم عبد اللہ العمادی، کراچی، نفیس اکیڈمی اُردو بازار، ج3، ص279

(۳۹) مسلم، امام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری نیشاپوری(2015) صحیح مسلم شریف، لاہور، اسلامی کُتب خانہ، اردو بازار، ج4، ح4122

(٤۰) بخاری، ابوعبد اللہ محمد بن اسماعیل(مئی 2019) صحیح بخاری، لاہور، مکتبہ محمدیہ قذافی اسٹریٹ اردو بازار، ج1، ح2597

(٤۱) ابنِ سعد، ابوعبداللہ(2005) طبقات ابنِ سعد، مترجم عبد اللہ العمادی، کراچی، نفیس اکیڈمی اُردو بازار، ج5، ص375

(٤۲) روزنامہ اوصاف، اسلام آباد(جون 2000ء)

(٤۳) عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن احمد بن حجر(2019) فتح الباری، بیروت، دارالفکر لبنان، ج4، ص451

(٤٤) ترمذی، امام ابوعیسی محمد بن عیسی(مئی 2012) جامع ترمذی، مترجم بدیع الزمان، لاہور، نعمانی کُتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار پاکستان، ج1، ح2907

(٤۵) ابنِ جوزی، جمال الدین ابی عبد الرحمٰن(1984) سیرۃ و مناقب حضرت عمر بن عبد العزیزؒ، بیروت، دارالکُتب العلمیہ لبنان، ص187-188

(٤٦) القرآن، ۰۹:۳۹

OPEN ACCESS

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 4 Issue 2 (July-December, 2024)

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)

Published:
November 22, 2024

(٤٧) الاہل، عبدالعزیز سید (2012) سیرتِ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ، کراچی، نفیس اکیڈمی اُردو بازار، ص280

(٤٨) القرآن، ٢٩:٤٨

(٤٩) ابنِ عساکر، علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ بن عبداللہ بن حسین (1990) تاریخِ دمشق، بیروت، دارالفکر عبدالنور اسٹریٹ، لبنان، ج25، ص277

(٥٠) القرآن، ١٠٤:٠٣

(٥١) ابنِ سعد، ابوعبداللہ (2005) طبقات ابنِ سعد، مترجم عبداللہ العمادی، کراچی، نفیس اکیڈمی اُردو بازار، ج3، ص261

(٥٢) بلاذری، احمد بن یحییٰ بن جابر الشہیر (2010) فُتوحُ البلدان، مترجم ابوالخیر مودودی، لاہور، تخلیقات علی پلازہ مزنگ روڈ پاکستان، ص442

(٥٣) طبری، ابی جعفر محمد بن جریر (2004) تاریخِ طبری تاریخ الامم والملوک، مترجم محمد ابراہیم ندوی، کراچی، نفیس اکیڈمی اُردو بازار، ج5، ص273

(٥٤) القرآن، ١٠٣:٠٤

(٥٥) ندوی، عبدالسلام (2022) سیرتِ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ، فیصل آباد، کتاب میلہ امین پورہ بازار، ص102

(٥٦) القرآن، ٥٦:٢٤

(٥٧) ابنِ سعد، ابوعبداللہ (2005) طبقات ابنِ سعد، مترجم عبداللہ العمادی، کراچی، نفیس اکیڈمی اُردو بازار، ج3، ص264

(٥٨) بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل (مئی 2019) صحیح بخاری، لاہور، مکتبہ محمدیہ قذافی اسٹریٹ اردو بازار، ج2، ح3673

(٥٩) مسلم، امام ابی الحسین مسلم بن الحجاج القشیری نیشاپوری (2015) صحیح مسلم شریف، مترجم محمد یحییٰ سلطان محمود، ممبئ، دارالعلم پبلشر انڈیا، ج6، ص229

(٦٠) سیوطی، جلال الدین، (2009) تاریخ الخلفاء، مترجم محمد عبدالاحد قادری، لاہور، ممتاز اکیڈمی فضل الٰہی مارکیٹ چوک اُردو بازار، ص243

(٦١) القرآن، ٩٠:١٦

(٦٢) بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل (مئی 2019) صحیح بخاری، لاہور، مکتبہ محمدیہ قذافی اسٹریٹ اردو بازار، ج2، ح3519

(٦٣) الحکم، محمد عبداللہ (ستمبر 1992) سیرۃ عُمر بن عبدالعزیزؒ، مترجم محمد یوسف لُدھیانوی، کراچی، مکتبہ لُدھیانوی سلام کُتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن، ص94

(٦٤) القرآن، ٩٠:٠٥

(٦٥) بخاری، ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل (مئی 2019) صحیح بخاری، لاہور، مکتبہ محمدیہ قذافی اسٹریٹ اردو بازار، ج3، ح5586

(٦٦) ابنِ سعد، ابوعبداللہ (2005) طبقات ابنِ سعد، مترجم عبداللہ العمادی، کراچی، نفیس اکیڈمی اُردو بازار، ج3، ص102

(٦٧) ایضاً، ج5، ص341

(٦٨) القرآن، ٩٠:١٦

(٦٩) ابنِ سعد، ابوعبداللہ (2005) طبقات ابنِ سعد، مترجم عبداللہ العمادی، کراچی، نفیس اکیڈمی اُردو بازار، ج5، ص341

(٧٠) الاہل، عبدالعزیز سید (2012) سیرتِ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ، کراچی، نفیس اکیڈمی اُردو بازار، ص194

(٧١) ایضاً، ص194

OPEN ACCESS

CC BY